اصول، سنت وجوب کا اختلاف، سنت باعث تکمیل جیسے اہم ترین مباحث شامل ہیں۔

مولف کا اسلوب یہ ہے کہ وہ کسی خاص فقہی مسائل کے حوالے سے مختلف روایات بیان کرتے ہیں اور اس ضمن میں مختلف مسالک کے موقف کو بیان کر کے یہ ثابت کیا ہے کہ یہ اختلاف مسالک عموماً سنتوں کے تنوع پر مشتمل ہے۔ خصوصیت کے ساتھ نماز وغیرہ کے مختلف ارکان میں جو مسنون دعائیں اور اوراد رسول اللہ ﷺ سے منقول ہیں، ان کی تفصیل بیان کر کے ان کے مابین تطبیق دی ہے۔ اس معاملے میں مسلکی شدت کو فاضل محقق خاصی سختی کے ساتھ رد کرتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں، ان کا کہنا ہے:

> اپنی پسندیدہ یا مختار وجہ سنت کو واحد و مستقل سنت بتایا جاتا ہے اور دوسرے یا دوسروں کی پسندیدہ یا مختار سنت کو ہر طرح سے کم زور، ضعیف، اعتبار سے ساقط، نا قابل عمل حتیٰ کہ غلط بتایا جاتا ہے۔ یہ علمی یا اسلامی انداز فکر ہے اور نہ حدیثی تشریح وتعبیر۔ یہ خالص مسلکی جارحیت اور فقہی عصبیت ہے، جو مردود ہے۔ (ص:۱۰)

مولف کا اسلوب نہایت واضح اور دوٹوک ہے، مثال کے طور پر وہ نماز تراویح کے حوالے سے فقہی اختلاف بیان کرنے کے بعد موطا امام مالک کے حوالے سے یہ بیان کرتے ہیں کہ خلافت فاروقی میں صحابہ کرام تئیس رکعت ہی پڑھا کرتے تھے۔ (یعنی بیس رکعت تراویح اور تین رکعت وتر) پھر حضرت شاہ ولی اللہ کے حوالے سے یہ فرمایا ہے کہ انہوں نے تئیس رکعت تراویح مع وتر کی بہت حکیمانہ شرح وتعبیر فرمائی ہے اور اس عمل پر چاروں مسالک کا اتفاق وعمل بھی نقل کیا ہے۔ (ص:۸۳)

مولف نے اپنی کتاب میں، خاص طور پر موطا امام مالک، صحیح بخاری، حضرت شاہ ولی اللہ کی مختلف تحریروں، امام نووی کی شرح المنہاج اور ابن حجر عسقلانی کی فتح الباری سے استفادہ کیا ہے۔ کتاب کے اختتام سے پہلے سنت باعث تکمیل کے عنوان سے مختصر بحث نہایت قابل قدر اور حرز جاں بنانے کے قابل ہے۔

کتاب کا انداز عالمانہ مگر اسلوب عام فہم ہے، اور اس کا مقصد نہایت نیک۔ اللہ تعالیٰ اس کاوش کو فاضل علام کی دیگر علمی کاوشوں کے ساتھ قبول فرمائے اور ہم سب کے لئے نافع بنائے، البتہ ایک توجہ دلانا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ سنت نبوی کے اس تنوع کو محض مسلکی اختلاف اور فقہی ابواب تک محدود کر دینا سنت نبوی کے ساتھ شاید انصاف نہ ہو۔ گو کتاب کے صفحہ اول سے جو

اسلوب متعین ہوا ہے اس میں اس کی شاید گنجائش نہیں بنتی تھی کہ روزمرہ کے امور، اخلاق اور آداب کے حوالے سے بھی ایسی کوئی جامع تحریر سامنے آتی، جس سے سنت نبوی کا صحیح معنی میں تنوع بھی واضح ہوتا اور ہم جیسے طالب علموں کو بھی معلوم ہوتا کہ سنت نبوی علی صاحبہا الصلاۃ والسلام زندگی کے مختلف شعبوں میں ہماری کس طرح رہ نمائی کرتی ہے۔اور یہ کہ سنت کو انسانی زندگی کے کسی خاص پہلو تک محدود نہیں کیا جاسکتا۔مگر اس کی اہمیت سے شاید کسی کو انکار نہ ہو کہ اس حوالے سے بھی ایک جامع تحریر وقت کی اہم ترین ضرورت ہے۔اس کار خیر کے لئے بھی ہماری نظریں فاضل علام کی طرف اٹھتی ہیں۔

اس کتاب کے حوالے سے ان سطور کا اختتام کتاب کے آخری صفحات میں سے ایک اقتباس پر کیا جاتا ہے، جو اس کتاب کا حاصل کلام بھی قرار دیا جاسکتا ہے:

> رسول اکرم ﷺ نے جب الگ الگ سنتیں صحابہ کرام اور ان کے ذریعے مختلف طبقات صحابہ کو سکھائیں تو آپ ﷺ کا مقصود ہی یہی تھا۔وہ واضح کرتا ہے کہ تمام سنتیں افضل ہیں۔رسول اکرم ﷺ بھی ان کو افضل واصح سمجھتے تھے اور آپ کے صحابہ کرام بھی یہی سمجھتے تھے۔فکر و عمل نبوی سے ہی صحابہ کرام نے سیکھا تھا کہ وہ اپنی اپنی اختیار کردہ سنتوں کو افضل سمجھتے تھے اور ان پر عمل کرتے تھے اور اسی کے ساتھ ساتھ وہ دوسرے صحابہ کرام کی اختیار کردہ سنتوں کو بھی افضل ہی سمجھتے تھے اور ان پر عمل کرنے والوں پر نکیر نہیں کرتے تھے۔بل کہ ان کی بھی تحسین وتعریف کرتے تھے۔یہی روش علما تابعین اور ائمہ مجتہدین کی بھی رہی، اور متعدد محدثین اور دوسرے اکابر کی بھی رہی۔یہی وجہ ہے کہ امام ابن خزیمہؒ جیسے حقیقت شناسوں نے متنوع سنتوں کو ہم پلہ وہم سر سمجھا اور عدم ترجیح کے قائل رہے۔(ص:۱۸۲)

تبصرے

مولانا زاہد الراشدی
شیخ الحدیث جامعہ نصرت العلوم۔ گوجراں والہ

حدیث اور علوم حدیث پر مشتمل ایک علمی و تحقیقی سہ ماہی مجلّہ ''تحقیقات حدیث'' کا شمارہ ۴ (ستمبر ۲۰۱۱ء) اس وقت میرے سامنے ہے جو جامعہ خیر العلوم خیر پور ٹامیوالی کے شعبہ ''زاویہ علم وتحقیق'' کی طرف سے شائع ہو رہا ہے اور ہمارے فاضل دوست سید عزیز الرحمٰن صاحب اس کی ادارت کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ یہ مجلّہ ''نجیب الطرفین'' ہے کہ اس کی نسبت ایک طرف جامعہ خیر العلوم ٹامےؔ والی سے ہے، جو ہمارے مخدوم و محترم بزرگ اور اپنے وقت کے جید عالم دین و مفتی حضرت مولانا مفتی غلام قادر صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کی یادگار اور صدقہ جاریہ ہے، اور دوسری طرف یہ مجلّہ ایک عارف باللہ اور محقق بزرگ حضرت مولانا سید زوار حسین شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کے خانوادے سے منسوب ہے کہ ہمارے ممدوح سید عزیز الرحمٰن صاحب حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کے پوتے ہیں۔

میرے لیے تو یہ دو نسبتیں ہی کافی ہیں کہ ایسی نسبتیں سامنے آ جانے کے بعد میری آنکھیں خود ہی مزید کچھ دیکھنے سے انکار کر دیتی ہیں، لیکن اس مجلّے میں علم و تحقیق کا ذوق اور اس کے ساتھ فکر و شعور کا امتزاج رکھنے والوں کے لیے بھی تسکین کا سامان وافر مقدار میں موجود ہے، جو ایک مستقل دعوت فکر کی حیثیت رکھتا ہے۔

حدیث اور علوم حدیث کے حوالے سے ہمارے ہاں روایت اور روایتی اسلوب کے

دائرے میں تو بحمد اللہ تعالیٰ خاصا کام ہو رہا ہے، لیکن درایت کا یہ پہلو کہ عصری اسلوب میں حدیث نبوی کو پیش کیا جائے اور عصر حاضر کے تناظر میں حدیث نبوی کی تطبیق کی راہیں تلاش کی جائیں، ہمارے تعلیمی وتدریسی دائروں میں ابھی تک پوری توجہ حاصل نہیں کر پا رہا۔ ''تحقیقات حدیث'' دینی وعلمی حلقوں کو اس ضرورت کی طرف توجہ دلانے کی ایک اچھی کوشش ہے جس پر مسرت واطمینان کا اظہار کرتے ہوئے اس کی ترقی، تسلسل اور کام یابی کے لیے بارگاہ ایزدی میں دست بہ دعا ہوں۔ اللہم ربنا آمین

ابوعمار زاہد الراشدی
خادم حدیث نبوی جامعہ نصرۃ العلوم
گوجراں والہ
۱۲/۴/۱ء